لیلی اور مجنوں کا واقعہ درست ہے یا نہیں؟

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-2392

تاریخ اجراء: 11 رجب المرجب 1445ھ / 23 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم اکثر واقعات میں اور کبھی علماء کے بیان میں بھی بطورِ مثال لیلی اور مجنوں کا واقعہ اور ان کی محبت کا تذکرہ سنتے ہیں، اس حوالے سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ لیلی، مجنوں کا ہونا حقیقی ہے یا صرف فرضی خاکہ ہے جو سمجھانے کے لیے بتایا جاتا ہے؟ اور اگر حقیقی ہے، تو یہ تاریخی لحاظ سے کب ہوئے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

لیلی اور حضرت "مجنوں" رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حقیقت میں موجود تھے اور حضرت مجنوں (جن کا اصل نام قیس بن الملوح العامری تھا) یہ اللہ کے ولی تھے، حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ جیسی جلیل القدر ہستی نے ان کو اکابر اولیائے کرام میں شمار فرمایا اور فرمایا کہ انہوں نے اپنا معاملہ عشقِ لیلی کے ذریعے چھپا رکھا تھا، امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے ان کا کلمۂ "ترحّم" یعنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ذکر کرکے لیلی کے حوالے سے ان کی محبت کا ایک واقعہ ذکر فرمایا ہے (جیسا کہ نیچے جزئیہ میں آرہا ہے)، یہ عربیوں سے تعلق رکھنے والے تھے، تاریخی لحاظ سے یہ کب سے ہیں، متعین طور پر یہ تو معلوم نہ ہو سکا، البتہ! بعض نے ان کو پہلی صدی ہجری کا لکھا اور ان کا تذکرہ تیسری صدی ہجری سے پہلے کی کتابوں سے بھی ملتا ہے، بہر حال ان کا تذکرہ صرف افسانوی یا فرضی نہیں، بلکہ حقیقت ہے، تاہم یہ بات بھی یاد رہے! ان کے متعلق بہت سے غلط، من گھڑت اور غیر شرعی واقعات مشہور کر دیئے گئے، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا اُن واقعات اور باتوں کی طرف توجہ نہ دی جائے، نہ ان کو سنا جائے اور نہ ہی آگے بیان کیا جائے۔

چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے!

عمرو بن بحر الکنانی مشہور عربی دان "جاحظ" (متوفی: 255ھ) نے اپنی کتاب "الحیوان" میں ذکر کیا: مجنون بني عامر: قيس بن الملوح بن مزاحم العامري، شاعر غزل، من المتيمين، لم يكن مجنونا، وإنما لقب

بذلك لهيامه في حب ليلى بنت سعد، توفي 68 ھ۔ (الحیوان، جلد 7، صفحہ 478، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

خیر الدین علامہ زرکلی علیہ الرحمۃ کی "الاعلام" میں ہے" مَجْنُون لَيْلي (-68ھ) قيس بن الملّوح بن مزاحم العامري: شاعر غزل، من المتيمين، من أهل نجد. لم يكن مجنونا وإنما لقب بذلك لهيامه في حب "ليلى بنت سعد" (الأعلام، 208/5، مطبوعہ دار العلم للملایین)

ابو عبد اللہ علامہ محمد بن اسحاق مکی فاکہی (متوفی 272ھ) نے "أخبارُ مكة" میں ان کے حج پر جانے کے حوالے سے ذکر کیا۔ (اخبار مکۃ، جلد 4، صفحہ 272، طبع مکتبہ الاسدی)

یونہی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی "احیاء العلوم" میں بھی ان کا اشعار کی صورت میں تذکرہ موجود ہے۔

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث پاک کی شرح میں ان کا تذکرہ کیا، چنانچہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے: وفي توافق محنتهما إيماء إلى كمال محبتهما على وفق خروج الدم من بدن المجنون العامري وقت افتصاد ليلى۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 9، صفحہ 3856، مطبوعہ دار الفکر)

اوپر ذکر کردہ مرقاۃ کی عبارت کا مفہوم، مراۃ المناجیح میں کچھ ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوا: یہاں مرقات نے فرمایا کہ دردِ سر اَصل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اس کا اثر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ہوا کہ اس درد کی چمک ان کے سر شریف میں محسوس ہوئی، کمال محبت کی وجہ سے، جیسے فصد لی لیلی نے، اور خون نکلا مجنون عامری کے جسم سے۔ (مرآۃ المناجیح، ج 8، ص 257، قادری پبلشرز، لاہور)

اور امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے "حضرت مجنوں" کہہ کر کلمہ "ترحّم" ساتھ ذکر کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: اور محب کو محبوب کی ہر شے عزیز ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کی گلی کا کتا بھی۔ حضرت مولانا قدس سرہ مثنوی شریف میں **حضرت مجنوں رَحِمَہُ اللہُ تعالیٰ** کی حکایت تحریر فرمائی کہ کسی نے ان کو دیکھا کمالِ محبت کے طور پر ایک کتے کے بوسے لے رہے ہیں، اعتراض کیا کہ کتا نجس ہے چنیں ہے، چناں ہے۔ فرمایا تو نہیں جانتا: کاین طلسم بستہ مولیٰ ست ایں پاسبان کوچہ لیلیٰ ست ایں (جیسے یہ اللہ کی بنائی ہوئی تصویر ہے، یہ کتا لیلیٰ کی گلی کا چوکیدار ہے۔) (مثنوی معنوی، قصہ نواختن مجنون آن سگ الخ، نورانی کتب خانہ پشاور، دفتر سوم، ص 17) یہ کتا لیلیٰ کی گلی کا ہے، **محبانِ صادق کا جب دنیا کے محبوبوں کے ساتھ یہ حال ہے،** جن میں ایک حسن فانی کا کمال سہی ہزاروں عیب و نقص بھی ہوتے ہیں، تو کیا کہنا ہے ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنہیں تمام اوصاف حمیدہ میں اعلیٰ کمال، اور جن کا ہر کمال ابدی اور لازوال

اور جو ہر عیب و نقص سے منزہ و بے مثال، ان کا ہر علاقہ والا سنی کے سر کا تاج ہے، صحابہ ہوں، خواہ ازواج، خواہ اہلبیت رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔(فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ486،487، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اور اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ان مجنون بنی عامر کان من احباء اللہ تعالی، ستر شأنہ بجنونہ بلیلٰی۔ نقلہ الزرقانی فی شرح المواھب الشریفۃ عن روضۃ العاشق لابن القیم واستغربہ۔ یعنی حضرت مجنون بنی عامر اولیاء سے تھے، عشقِ لیلیٰ کے ذریعے اپنا معاملہ چھپا کر رکھا تھا، (اسے امام زرقانی علیہ الرحمۃ نے شرح مواہب میں روضۃ العاشق لابن قیم سے نقل کر کے غریب کہا۔)(فتاویٰ رضویہ، جلد15، صفحہ306، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net